تبصرہ نگار: ح۔ح

تعارف وتبصرہ

تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخے ارسال کرنا ضروری ہے۔ پمفلٹ نما کتابچوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا۔ ــــــــ (ادارہ)

اردو، ہندی (ایک تاریخی جائزہ)، مولف: جاوید اختر بھٹی، ناشر: دارالکتاب، کتاب مارکیٹ غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور، صفحات: ۱۴۴، قیمت: ۱۲۰ روپے۔

ہندوستان کئی صدیوں تک ایک مشترکہ زبان اور مشترکہ تہذیبی قدروں سے محروم رہا، جس کا کوئی خاص کلچر رہا نہ تمدن، حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کبھی ایک ملک ہی نہیں رہا تھا، مختلف راجدھانیوں کی صورت میں بٹا اور بکھرا ہوا تھا۔ ہر جگہ راجے مہاراجے تھے۔ ہر صوبہ ایک مستقل حکومت تھی۔ تہذیب وتمدن میں، زبان وکلچر میں ہر صوبہ دوسرے سے مختلف تھا۔ ہندوستان کی سرزمین ہمیشہ اندرونی اور بیرونی حملہ آور قوموں کی آماجگاہ بنی رہی، مثلاً آرین، یونانی، عرب، ترک، پٹھان، مغل سب ہندوستان میں حملہ آور کی حیثیت سے داخل ہوئے۔ اہل یورپ بھی یہاں کی سرحدوں کو چھو کر گذرے اس لیے ہندوستان میں کسی ایک زبان کو اکائی کی حیثیت نہ ملی۔ اس بنا پر ناگزیر تھا کہ ہندوستان کی لسانی کثرت میں، میل جول اور رابطے کی زبان کے لیے وحدت کا سررشتہ تلاش کیا جائے۔ سو یہ معمہ غوریوں، خلجیوں اور تغلقوں کے دور میں حل ہو گیا اور اردو کے نام سے ایک مشترک زبان پیدا ہوئی۔

اردو ایک لشکری زبان تھی، رابطہ اور ابلاغ کی ایک مشترک زبان، ہندی سے صدیوں پرانی زبان۔ جس نے سینکڑوں سال اپنی دلآویزی اور حسن کا جادو جگایا، لیکن آزادیٔ ہند کے بعد، یہ خوب صورت مشترک زبان گاندھی جی کی مہاتمائی سیاست کی بھینٹ چڑھی اور یوں اردو زبان لسانی مصیبت کے تیز وتند جھونکوں کی زد میں آکر انتشار سے دوچار ہوگئی۔ گاندھی جی کی قیادت میں کانگریس نے اردو کشی کی مہم شروع کردی، ہندی کو سرکاری اور ملکی زبان قرار دینے کے لیے ہر حربہ آزمایا گیا۔ یوں ہندوستان میں اردو کی حمایت اور مخالفت میں زبردست محاذ آرائی شروع ہوئی اور برسوں جاری رہی۔ گاندھی نے نہ صرف اردو زبان کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی کوشش کی بلکہ یہ مطالبہ بھی کیا کہ اردو کو اپنا رسم الخط چھوڑ کر دیوناگری رسم الخط اپنا لینا چاہیے۔ اردو زبان کی بقا اور تحفظ کے لیے انجمن ترقی اردو کی بنیاد رکھی گئی، جس کا ہر عمل اور کوئی اقدام اردو کے دفاع اور اشاعت کی کوششوں سے خالی نہ تھا۔ اردو کو جائز مقام دلوانے اور ہندی اردو تنازع میں اردو کی وکالت اور پیروی کرتے ہوئے انفرادی سطح پر بھی نامور ادیبوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اگر یہ لوگ اردو زبان کے دفاع اور تحفظ کا مقدمہ نہ لڑتے تو آج ہندوستان میں اردو زبان کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اردو برصغیر کے باشندوں کی تہذیبی زندگی اور ثقافتی ورثے کی ترجمان تھی اور باہم تبادلۂ خیال کا وسیلہ بھی، پھر اس کا خاتمہ کرنے کے لیے اتنے وسیع پیمانہ پر سازش کا ناٹک کیوں رچایا

گیا؟ اس موضوع پر مولف نے بڑی اچھی تحقیق کی ہے اور اردو ہندی مقدمہ میں دونوں فریق کا موقف دلائل کے ساتھ نقل کیا ہے۔ صورت حال کو واضح کرنے کے لیے دوسروں کی تحریریں بھی دی گئی ہیں، جن میں ان کا موقف تفصیل کے ساتھ آ گیا ہے۔ مولف نے اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اردو درحقیقت مسلمانوں اور ہندوؤں کی مشترکہ زبان ہے، اسے مسلمانوں کی زبان کہنا نہ صرف تاریخی حقائق کے منافی ہے بلکہ اس نقطۂ نظر کی اشاعت سے اختلاف اور تفرقہ میں مزید اضافہ ہوگا۔

مطالعہ کی اہمیت، مولف: مولانا روح اللہ نقشبندی، ناشر: دارالہدیٰ، مکتبہ بیت العلم، اردو بازار کراچی، صفحات: ۴۲۹۔

زیرنظر کتاب میں مولف نے اکابر و اسلاف امت کے علمی، تحقیقی اور تصنیفی کارناموں کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی ہے اور ان کے ذوق مطالعہ کے دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تحریر کیے ہیں۔ تاہم یہاں ایک پہلو کی طرف اشارہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کتاب کا نام ہے ''مطالعہ کی اہمیت'' نام کی مناسبت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مطالعہ کی اہمیت و افادیت اور مطالعہ کے اصول و طریقہ کار پر تفصیلی اور معلوماتی بحث کی گئی ہوگی، لیکن اس موضوع کو مولف چھو کر نہیں گذرے۔ محض دلچسپ واقعات کو مرتب کر کے انہیں ''مطالعہ کی اہمیت'' کا عنوان دینا کسی طرح مناسب نہیں۔ مولف نے بتایا ہے کہ زیرنظر کتاب انھوں نے طلباء کی راہنمائی کے لیے لکھی ہے۔ نو آموز طلبا کے لیے از خود کتابوں کا انتخاب بسا اوقات نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے، ان کی رہنمائی کے لیے اس پہلو پر بھی روشنی ڈالنی چاہیے تھی کہ مطالعہ کے لیے کتابوں کا انتخاب کس طرح کیا جائے اور اپنے اندر ٹھوس علمی مطالعہ کی عادت وہ کس طرح ڈال سکتے ہیں؟

مہتمم حضرات، پرنسپل صاحبان اور اساتذۂ کرام کے لئے خوش خبری

★ ہر مہتمم اور استاد کی کوشش اور دعا ہوتی ہے کہ اس کے ادارہ کے طلبہ و طالبات اپنا وقت قیمتی بنائیں اور مطالعہ، تکرار، ہوم ورک، واجب المنزل اہتمام سے کریں۔ اس مقصد کے لئے ایک بہترین کتاب **مطالعہ کی اہمیت** تیار کی گئی ہے، جس کے بارے میں حضرت مفتی نظام الدین شہید رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''ان شاء اللہ اس کتاب کو پڑھ کر اساتذہ و طلباء کو مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔ بندہ علماء کرام و طالبان علم سے خصوصی درخواست کرتا ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ ایک بار ضرور کریں، اگرچہ کتاب اس کی مستحق ہے کہ اس کا مطالعہ بار بار کیا جائے۔''

★ اسی طرح ہر استاد کی یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ طلبہ اور طالبات اپنے والدین کی قدر کرنے والے اور ان کی دعائیں حاصل کر کے اپنے علم میں ترقی کرنے والے ہوں اس کے لئے بھی الحمدللہ کتاب **والدین کی قدر کیجئے** تیار ہوئی ہے۔ اس کتاب پر جامعہ دارالعلوم کورنگی کے نائب مفتی مولانا حضرت محمود اشرف صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور جامعہ بنوری ٹاؤن کے استاد حضرت مولانا مفتی عاصم ذکی صاحب مدظلہم العالی نے تعریفی کلمات لکھے ہیں اور گزارش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ طلبہ و طالبات تک یہ کتاب پہنچائی جائے۔

اس کتاب میں انتہائی آسان اور دل نشین انداز میں قرآن و حدیث کی روشنی میں دل چسپ اور عبرت آموز واقعات کے ذریعے سے اولاد کو والدین کے ادب واحترام اور ان کی اطاعت پر ابھارا گیا ہے اور ان کی نافرمانی سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

ملنے کا پتہ: اسٹاکسٹ مکتبہ بیت العلم G-30 اسٹوڈنٹ بازار، اردو بازار کراچی۔ فون: 2726509، موبائل: 03008213802

ناشر: مسلمہ الھدیٰ

یہ تمام کتابیں ہم سے براہ راست طلب فرمائیں یا کسی بھی معیاری کتب خانہ سے رجوع فرمائیں